احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 13 دسمبر 2001ء

روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 13 دسمبر 2001ء 27 رمضان 1422 ہجری-13 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 285

شوال کے روزے

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے۔(یعنی 30+6=36 روزوں کا ثواب دس گنا کے حساب سے سارے سال کے برابر ہے)

(سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب صيام ستة ايام حديث نمبر 1705)

رمضان نے یہ سکھایا کہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر حرام چیزیں تو درکنار حلال چیزیں بھی چھوڑنی چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پرمعارف ارشاد

افطار کا مضمون آپ سب سمجھتے ہیں ہر روز افطاری کرتے تھے اور افطاری کی طرف نگاہیں بعض دفعہ لگی رہتی تھیں کہ کب افطاری ہو۔ بعض دفعہ بہت کمزوری ہو جاتی ہے لوگوں کو کہتے ہیں افطاری ہو تو کچھ جان میں جان آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ روزوں کا شمار کرکے اس عید کو افطار کے دور کے آغاز میں رکھ دیا۔ ایک پہلو سے مہینے کے آخر پر ہے اور ایک پہلو سے اگلے مہینوں کے آغاز میں ہے یعنی مراد یہ ہے کہ پورا ایک مہینہ تم نے دراصل اپنے اوپر ایسی پابندیاں بھی عائد کر دیں جو عام مہینوں میں تم پر عائد نہیں تھیں اور محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تم نے حلال چیزیں بھی اپنے اوپر حرام کئے رکھیں۔ کچھ گھنٹے' کچھ ساعتیں اس مہینے میں ایسی بھی آتی رہیں جبکہ وہ سب چیزیں جو روزے کے دوران ہم نے اپنے اوپر حرام کر دی تھیں وہ دوبارہ حلال کر دی گئیں مگر پھر بھی سارے مہینے کو روزوں کا مہینہ "ماہ صیام" قرار دیا گیا ہے۔ اور بعد کے آنے والے مہینوں کا تعلق افطار سے باندھا گیا ہے اور یہ عیدالفطر اسی بات کا پیغام ہے۔

اس میں ایک خاص پیغام ہے مومنوں کے لئے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ تم پر کتنے احسان فرماتا ہے۔ تم نے جو افطار کا وقت گزارا تھا وہ بھی خدا نے صیام میں شامل فرما لیا ہے۔ سارے مہینے کو صیام کا مہینہ قرار دے دیا ہے۔ پس چونکہ تم نے اللہ کی رضا کی خاطر روزے کھولے تھے اس لئے روزہ کھولنے کا دور بھی' خدا کے حساب میں تمہارے حق میں روزے کا دور ہی شمار ہو رہا ہے اور اب وہ مہینے آ رہے ہیں جو افطار کے مہینے ہیں۔ اس خوشی کے پیغام کے ساتھ ایک انذار بھی تو وابستہ ہے۔ افطار کس چیز کا؟ حلال چیزوں کا۔ حرام کا نہیں۔ پس اگر سارا مہینہ تم نے محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کمائے اس کی خاطر حلال چیزیں چھوڑ کر بھی۔ تو جب افطار کا دور آیا ہے تو حرام چیزوں کے لئے افطار کا دور نہیں آیا محض حلال چیزوں کے لئے افطار کا دور آیا ہے۔ پس پہلے کے مقابل پر یہ نئی زندگی مختلف ہونی چاہئے۔ رمضان سے پہلے جب ہم نے پوری تربیت حاصل نہیں کی تھی بسا اوقات اپنی کم فہمی کی وجہ سے یا کمزوری کی وجہ سے' کسی مجبوری کے باعث سمجھ لیں ہم گناہوں پر بھی منہ مارتے رہے۔ وہ چیزیں بھی ہمیں پسند رہیں جو خدا کو ناپسند ہیں۔ وہ چیزیں بھی ہم استعمال کرتے رہے جن کے متعلق منع تھا کہ تم نے استعمال نہیں کرنی اور ناجائز اور ناحق طور پر ان کی لذتیں حاصل کرتے رہے۔ تو یہ جو دور تھا یہ رمضان سے پہلے کا دور ہے۔ رمضان نے ہمیں سکھایا کہ تم کیا کرتے ہو خدا کا خوف کرو۔ حرام چیزیں تو درکنار تمہیں تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر' یار کا دل جیتنے کے لئے' حلال چیزیں بھی اس کی خاطر چھوڑنی چاہئیں۔ یعنی ان آراموں کو ترک کر دینا چاہئے جن کی طلب میں انسان ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے۔ اس لئے کہ خدا راضی ہو جائے۔ پس جن باتوں سے خدا راضی ہو انہیں قبول کر لینا اور جن باتوں سے خدا راضی نہ ہو انہیں ترک کر دینا یہ وہ جہاد ہے جس میں ہمیں رمضان کے مہینے میں خصوصیت کے ساتھ تربیت دی جاتی ہے۔ پس ایک مہینہ تربیت پالینے کے بعد اگر ہم واپس پھر اسی جگہ پہنچ جائیں جہاں سے سفر اختیار کیا تھا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جگہ نہیں پہنچیں گے اس سے ادنیٰ جگہ میں پہنچیں گے۔ اس سے بھی کم تر مقام پہ گر جائیں گے۔ پس یہ لازم ہے کہ ہم جو کچھ سیکھیں اگر سب کچھ قائم نہ رکھ سکیں تو کچھ نہ کچھ ضرور رکھیں ورنہ جو کچھ ہم نے پہلے حاصل کیا تھا وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

(الفضل 4 جنوری 2000ء)

پہلے صفائی پھر سجاوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''اپنے گھروں کی بھی صفائی کریں- اپنی گلیوں کی بھی صفائی کریں- ان ڈھیروں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں جو بدبو پھیلاتے ہیں اور اس سلسلہ میں جماعت کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ ساری تیزی کے ساتھ عملی توجہ شروع کر دیں- یعنی سکیمیں بھی بنائیں اور پھر ان کو عمل میں ڈھالیں انصاراللہ لجنہ اماءاللہ اور خدام الاحمدیہ یہ ساری تنظیمیں کام کریں اور جلسہ سالانہ کا نظام اس کی عمومی نگرانی کرے- اس کے بعد پھر سجاوٹ کا وقت بھی آئے گا- میرے ذہن میں ایک نقشہ یہ بھی ہے کہ غریب کے مکان کو خوبصورت بھی بنایا جائے اور سجایا بھی جائے...... میں نے غیر ملکوں میں اس کا جائزہ لیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ہر سوسائٹی خواہ وہ غریب ہے خواہ وہ امیر ہے' وہ زینت کی طرف توجہ کرتی ہے اور غریب بھی اپنے گھر کو سجانے کی کوشش کرتا ہے- یہ چیز مجھے یورپ کی سیر

(باقی صفحہ 7 پر)

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس نصرت جہاں اکیڈمی

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 16 فروری 2002ء بروز ہفتہ کو ہوگا داخلہ فارم فیس آفس سے دستیاب ہوں گے- داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں- داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 6 فروری 2002ء تک جمع کروائیں- پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2002ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے- پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ مندرجہ ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا-

انگلش:- Alphabets Aa to Zz

اردو:- اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب:- گنتی 1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن:- صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا-

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

عرفانِ حدیث نمبر 92

مرتبہ: عبدالسمیع خان

عبادت کا دروازہ

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ بَابًا وَ بَابُ العِبَادَۃِ الصیام

یقیناً ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔

(الجامع الصغیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

رمضان مبارک ایک قسم کی عبادتوں کا معراج بن جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:........ "ان لکل شیء باباً و باب العبادۃ الصیام" (جامع الصغیر)

ہر چیز کا ایک رستہ اور ایک دروازہ ہوا کرتا ہے اور عبادت کا دروازہ رمضان ہے۔ اگر رمضان میں تم عبادتوں میں داخل نہ ہوئے تو پھر کبھی نہیں ہوگے۔

اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پُر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا

اس کے بہت سے معنی ہو سکتے ہیں لیکن ایک معنی جو عام فہم اور روزمرہ ہمارے مشاہدے میں ہے وہ یہ ہے کہ جس کو رمضان میں عبادت کی توفیق نہ ملے اسے سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ وقت ہے عبادت کرنے کا۔ یہ دروازہ کھلا ہے اس دروازے سے داخل ہوگے تو پھر آسمان کا دروازہ کھلے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین کے دروازے تو بند رکھو اور اس رستے پر داخل ہو جاؤ جس کے آگے پھر آسمان کے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ وہ بند ہوں یا کھلے ہوں پھر تمہیں اس سے کیا۔ پہلے اپنی زمین کے دروازے تو کھولو۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پھر دروازوں کے حوالے سے ایک بات کی ہے اس کے مفہوم کو سمجھو اور پہلی بات کے ساتھ اس کا تعلق جوڑو۔ دروازے تو کھلتے ہیں' کن کے لئے' رمضان میں جن کے اپنے دروازے عبادت کے لئے کھل جاتے ہیں اور رمضان کے لئے کھلا دروازہ بنتا ہے۔ اب رمضان کو دروازہ کہنے میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ کیوں رمضان میں بعض لوگ محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ دروازہ کھلتا بھی ہے اور بند بھی ہو جاتا ہے۔ اس کو رستہ تو نہیں فرمایا دروازہ فرمایا ہے۔ فرمایا ہے عبادت کا دروازہ مگر جس پر کھلے گا وہی توفیق پائے گا۔ اگر بند دروازے سے کوئی ٹکرا کر یا اسے کھٹکھٹا کر واپس چلا گیا تو اس سے کیا فائدہ۔

پس رمضان میں اپنی عبادات کی طرف بھی توجہ کریں اور اپنے بچوں کی عبادت کی طرف' اپنے ہمسایوں کی عبادات کی طرف' اپنے گردوپیش میں عبادت کے مضمون کو بیان کریں اور عبادت ایک ایسی چیز ہے جس میں داخل ہو کر واپسی کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر عبادت میں ایک دفعہ آپ داخل ہو کر پھر باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو ساری عبادتیں رائیگاں جائیں گی بلکہ بعض اوقات پہلے سے بھی بدتر مقام تک پہنچ جائیں گے۔ عبادت کو پکڑ رہنا' عبادت پر صبر کرنا لازم ہے اور اس پہلو سے ایک بہترین موقع ہے دنیا کی تربیت کا۔ دنیا بھر میں جماعتوں کو بڑے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ درپیش ہے کہ بعض نوجوان جو نئی نسلوں کے پیدا ہونے والے ہیں' نئی نسلوں کے تربیت پانے والے ہیں ماحول کی کثافت اور گندگی سے متاثر ہو گئے ہیں' وہ عبادتیں چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اس ضمن میں صرف نوجوانوں کی بحث نہیں' بعض خواتین مجھے خط لکھ کر سب سے زیادہ درد یہ پیش کرتی ہیں کہ ہمارا خاوند ویسے ٹھیک ہے' سب کچھ ہے' ہمیں کوئی شکوہ نہیں مگر نماز نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ ان بدنصیبوں کے نصیب جگا دے ان کے مقدر روشن فرمائے۔ یہ عبادت تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر زندگی ہی نہیں ہے۔ یہ تو روزمرہ کا سانس ہے' روزمرہ کا پانی ہے' اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ پھر خواہ دنیا کے لحاظ سے اچھا ہو' کیسا ہی ہو' دنیا میں (دین) سے باہر بھی تو اچھے اچھے لوگ نظر آتے ہیں۔ ہر مذہب نہیں بلکہ لامذہب لوگوں میں بھی بعض جگہ جہاں ملائیت زیادہ ہو وہاں لامذہب لوگوں میں زیادہ شرافت نظر آتی ہے بہ نسبت ملائیت سے متاثر لوگوں کے۔ مگر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ ایسے لوگوں سے لوگوں کو شر نہیں پہنچتا وہ (دین) کا ایک پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن خود امن میں نہیں آتے۔ خود امن میں آنا تو (دین) کے دوسرے پہلو سے تعلق رکھتا ہے (۔) کہ جو اللہ کے لئے صاف اور ستھرا ہو کر اس کے حضور سر جھکا دے تو اچھے لگتے ہیں یہ لوگ۔ دنیا کو ان سے کوئی شر نہیں پہنچتا لیکن بد نصیب ہیں کہ خود اس فیض سے محروم ہیں جو (دین) کے اعلیٰ معنے میں داخل ہے جن کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے ہے' اس کے سپرد ہو جانے سے ہے۔ اس پہلو سے عبادت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس رمضان مبارک میں اپنی' اپنے گھر والوں کی' اپنے ماحول کی جہاں جہاں تک آپ کی رسائی ہو' اس پہلو سے تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عبادتوں پر قائم فرمائے اور عبادتوں کا ذوق عطا فرمائے اور اس مہینے میں ایسی عادت پڑ جائے کہ پھر چھٹے نہیں۔

دیکھو بد لوگوں کو تو بعض دفعہ چند دن کی بدی سے عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ جب ڈرگز (Drugs) کے متعلق ایک پروگرام آ رہا تھا جس میں سکول کے بچوں سے پوچھا جا رہا تھا کہ بتاؤ تم پر کیا گذری' تمہیں آخر کیا سوجھی کہ جانتے بوجھتے ہوئے اس کی بدیوں کو پہچانتے ہوئے تم نے ڈرگ اختیار کر لی اس کے عادی بن گئے تو اکثر بچوں نے جو جواب دیا وہ یہی تھا کہ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ایک دفعہ استعمال کرنے سے ہی عادت پڑ جائے گی۔ ہمارے دوستوں نے جو بڑے تھے جو یہ کیا کرتے تھے' ہمیں کہا پہلے چکھ کے تو دیکھو ذرا تھوڑی سی ہے کیا فرق پڑتا ہے اور دیکھا دیکھی اس عجوبے کے طور پر کہ دیکھیں کیا چیز ہے ایک دفعہ جب استعمال کی تو جب وہ اثر ختم ہوا تو دل میں ایک کریدی سی لگ گئی کہ اور بھی دیکھیں کیا ہے اور پھر' وہ چلتے چلتے ایسی بھوک بن گئی کہ جس سے انسان تلملانے لگتا ہے اور جب تک اس بھوک کا پیٹ نہ بھرے اس وقت تک اس کو چین نصیب نہیں ہوتا تو بدیوں میں بھی تو لوگ چند دن میں عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

نیکی کو اگر اس طرح آپ اختیار کریں کہ اس کا لطف حاصل کرنے لگیں پھر آپ کو ضرور عادت پڑے گی۔ پس عادت ڈالنی ہے تو اس کا دوسرا قدم بھی اٹھائیں اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں اور لوگوں کو طریقے سمجھائیں کہ کس طرح عبادت میں لطف اٹھایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ جب میں نے عبادات کے مضمون پر سلسلہ شروع کیا تھا تو ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ میرے بچے کو یہ سن سن کر پوری بات سمجھ آتی بھی نہیں تھی لیکن نماز کی عادت پڑ گئی۔ چھوٹا سا معصوم بچہ اور ضرور میرے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور سجدے کرتا تھا' ایک دفعہ وہ سجدے میں کچھ بول رہا تھا میں نے کہا کیا ہے۔ کہتا تم سے نہیں بات کر رہا' میں اللہ میاں سے بات کر رہا ہوں۔ اب دیکھیں اس کو اس میں بھی لطف آتا تھا کیوں آپ عقل والے ہو کر' بڑے ہو کر' عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہوگا۔ پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں اگر پہلے آپ عقل والے ہو کر' بڑے ہو کر' عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہوگا۔ پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں اگر پہلے آپ کو لطف نہیں آتا اور صرف عادت ہے تو دعا مانگیں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عبادت کا لطف عطا کرے۔ پھر اپنے گھر والوں کے لئے یہ کوشش کریں اور ان کے لئے بھی یہ دعا کریں کہ اے اللہ رمضان کے چند دن ہیں گذر جائیں گے بعد میں ہم کہاں ٹکریں مارتے پھریں گے۔ وہ نیکیاں جواب قریب آ گئی ہیں' جنت قریب آنے کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ

(باقی صفحہ 7 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جمعة الوداع کا پر کیف پیغام

کمزوروں اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دینے والوں کے نام

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع نے اپنے عہد خلافت کے دوسرے سال بیت اقصیٰ ربوہ میں 8 جولائی 1983ء کو جمعة الوداع کے موقع پر ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں بتایا کہ:

مرسلہ: محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

یہ جمعہ کمزوروں کے لئے پیغام لے کر آتا ہے اور ان کو بتاتا ہے کہ

اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے

ایک لمحے میں بھی ایسی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان کی ساری زندگی سے بڑھ کر وہ لمحہ عزیز تر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کمزوروں کو اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہئے اور خدا کی طرف سے اس جمعہ کے پیغام کو سمجھنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض ایسے بھی لوگ تھے جن کو یہ پریشانی اور بے چینی تھی کہ رمضان قریب آ رہا ہے، مصیبتیں قریب آ رہی ہیں، ماحول میں خشکی پیدا ہو جائے گی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے پروگرام خشک ہو جائیں گے، گپیں مارنے کے اوقات نہیں رہیں گے، آزادی سے کھانے پینے کے اوقات نہیں رہیں گے، سیروں کے اوقات نہیں رہیں گے، کس طرح سفر پر باہر جائیں گے۔ بھوکے اور پیاسے بسوں اور گاڑیوں میں سفر کریں گے۔ وہ بڑے خوف کی حالت میں اس رمضان کے منتظر تھے اور خوف کی حالت میں ان کا وقت گزرا۔ لیکن جمعة الوداع ان کو بتا رہا ہے کہ دیکھو میں تو آیا بھی اور چلا بھی گیا۔ یہ مہینہ یونہی خواہ مخواہ تمہارے اوپر خوف کے سائے لہراتا ہوا کتنی تیزی سے نکل گیا ہے۔ کاش تم ڈرتے ڈرتے اللہ کی راہ میں وقت گزارتے بہ نسبت اس کے کہ دنیا کے لئے ڈرتے ہوئے وقت گزارا۔ کاش! تم خدا کے خوف میں یہ وقت صرف کرتے اور خدا سے عرض کرتے کہ اے خدا ہم تیری خاطر مشکلیں برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہوئے ہیں، ہم کمزور ہیں، ہمارے دلوں میں طاقت نہیں ہے، ہمیں نیکی کی لذت سے آشنائی نہیں، ہم خود طبعی جوش کے ساتھ گناہوں کی طرف جھکتے ہیں، اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کے لئے ہمیں مشکل پیش آتی ہے، دوسروں کو ہماری باگیں نیکی کی طرف موڑنی پڑتی ہیں۔ اے خدا، تو ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارے دل بدل دے، تو ہی ہمارے لئے نیکیوں کو آسان کر دے، اور نیکیوں کی لذت بخش۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہوں نے اس رمضان کو اس طرح کمایا کہ راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کی اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیا اور ان کے شور اور اضطراب اور آہ و بکا کی آوازیں خدا تعالیٰ کی راہ میں بلند ہوئیں اور بعض دفعہ اس شدت کے ساتھ بلند ہوئیں کہ تمام ماحول تک وہ آوازیں پہنچیں۔

ابھی چند دن پہلے ایک رات میری چھوٹی بچی گھبرا کر مجھ سے پوچھنے لگی کہ ابا یہ کیا ہو گیا ہے، اس قدر رونے کی آوازیں آ رہی ہیں، یہ کیا قیامت ٹوٹی ہے۔ لفظ قیامت تو اس نے استعمال نہیں کیا لیکن چہرے پر ایسا خوف تھا کہ خدا جانے یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے کہ اس طرح لگتا ہے سارا ربوہ رو رہا ہے۔ میں نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا کہ بیٹی اللہ کی رحمت نازل ہو رہی ہے، یہ اللہ کے بندے ہیں جو اپنی گریہ وزاری کے ساتھ اس کے عرش کو ہلا دیں گے، تمہیں جس قوت اور جس زور کے ساتھ یہ آواز سنائی دے رہی ہے اس سے بہت زیادہ زور کے ساتھ آسمان کے ملکوتی وجودوں کو یہ آواز سنائی دے رہی ہے، پھر اس سے بہت زیادہ عظمت اور شدت کے ساتھ اللہ کی رحمت کو یہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ اس لئے یہ تو روحانی انقلاب پیدا ہونے کے سامان ہیں، تم گھبراؤ نہیں، آؤ میں تمہیں باہر لے جا کر دکھاتا ہوں کہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔ میرے ساتھ وہ باہر نکلی اور اس پر عجیب روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے کہا ابا یہ اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں۔؟ میں نے کہا، ہاں سب اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں۔

پس رمضان رونے والوں کو ایسی لذتیں بخش گیا ہے کہ باہر والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے، چنانچہ وہ جنہوں نے خشک دل خشک نگاہوں اور دنیا کے خوفوں کے ساتھ یہ وقت گزارا ہے ان کو کیا پتہ کہ رمضان کیسی کیسی برکتیں اور لذتیں لے کر آیا، اور ایسی روحانی کیفیتیں پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ وہ سارا سال انسانی وجود کو لذت سے بھرا رکھیں گی۔ اس لئے ان کے لئے یہ وداع کا جمعہ ایک بہت ہی دردناک جمعہ بن جاتا ہے۔ کئی ان میں سے سوچتے ہوں گے کہ ہم بیمار ہیں خدا جانے اگلا سال ہم پر ایسا آتا ہے کہ نہیں کہ دوبارہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ برکتیں حاصل کر سکیں، دوبارہ خدا کے حضور گریہ وزاری کر سکیں۔ کچھ بوڑھے ہیں ان کو علم نہیں لیکن جوانوں کو بھی کب علم ہے۔ اللہ کی تقدیر کا تو کسی کو علم نہیں کہ کون کس زمین پر کس وقت اٹھایا جائے، سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، اس لئے ہر وہ شخص جو نیکی کا طالب ہے جو اللہ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ حاضر ہونے کی تمنا رکھتا ہے اس کے لئے یہ جمعہ ایک دردناک وداع کا جمعہ ہے۔ لیکن میں ان کو بھی بتاتا ہوں کہ جو سچے دل اور سچے پیار کے ساتھ اللہ کی رحمتوں کے متلاشی ہوتے ہیں اور پاک لمحات کو گہرے دکھ کے ساتھ رخصت کرتے ہیں، جن کا ہجر سب سے زیادہ نیکیوں کا ہجر ہوتا ہے، جو بدیوں کے لئے ہجر محسوس نہیں کرتے، ان کو اللہ تعالیٰ ایک وصل دوام عطا کیا کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایک ایسی رحمت عطا فرماتا ہے جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور ان سے جدائی نہیں اختیار کرتی۔ اس لئے وہ آج کے بعد جتنی راتیں بھی وہ اٹھیں گے وہ اللہ کی رحمت کو اپنے قریب ہی پائیں گے۔ یہ جمعہ رحمتیں دینے آیا ہے رحمتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا یہ برکتیں عطا کرنے کو آیا ہے برکتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا۔ اس لئے بے فکر اور بے غم ہو کر اس جمعہ سے گزریں ان کا ہر جمعہ جمعة الوداع کی طرح مبارک ہو جائے گا۔ ان کی ہر رات شب برات بن جائے گی اگر وہ اسی طرح محبت اخلاص اور پیار کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔

(الفضل 19 جولائی 1983ء صفحہ 3-4)

ہم تہی دست ترے در پہ چلے آئے ہیں
لطف سے اپنے عطا کر ید بیضا ہم کو

محترم عبدالغفور خادم صاحب

ایک بیت الذکر کی تعمیر کی تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی پر درد دعاؤں کی قبولیت کا نشان

1960ء کے موسم گرما میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفة المسیح الرابع) نے جو اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے آزاد کشمیر کے بعض علاقوں کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں آپ جماعت احمدیہ بھابڑہ بھی تشریف لے گئے۔ یہ جگہ کوٹلی سے سترہ میل کے فاصلہ پر تتہ پانی کے ساتھ ہے۔ اس وقت یعنی 1960ء میں بھابڑہ کے ساتھ ہیلاں اور رام باری کی دو جماعتیں بھی شامل تھیں۔

جب آپ دورہ کرتے ہوئے ان میں سے ایک علاقے میں تشریف لے گئے تو ایک احمدی دوست نے برلب سڑک بیت الذکر کیلئے جگہ پیش کی اور احباب جماعت نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میاں صاحب آپ سنگ بنیاد کے لئے ایک پتھر پر دعا کر دیں اور بعد میں بھی دعا کریں کہ اللہ ہمیں یہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور نے ایک پتھر کے ٹکڑے پر سنگ بنیاد کے لئے دعا کی اور یہ پتھر چوہدری اللہ دتہ صاحب نے اپنے گھر محفوظ کر لیا۔

مئی 1961ء میں خاکسار کی ڈیوٹی بطور معلم وقف جدید بھابڑہ آزاد کشمیر میں لگائی گئی۔ اور میں نے اس بیت الذکر کی تعمیر کا عزم کیا۔ بڑے مشکل حالات میں لکڑی میسر آئی۔ پھر احباب نے سخت محنت سے ایک

باقی صفحہ 6 پر

وقف جدید اور رشد و اصلاح کا جال

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کراچی سے خیبر تک رشدواصلاح کا جال پھیلانے کے لئے القاء الٰہی کے تحت دسمبر 1957ء میں وقف جدید جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا:۔

''اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ میں نے اس سے قبل ایک خطبہ جمعہ (9، جولائی 1957ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا.......... میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم ہو.......... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں۔ اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم وتربیت ہم کرسکیں گے''۔

(الفضل 16 جنوری 1958ء)

دس ہزار معلمین کی ضرورت

ایک دوسرے موقع پر فرمایا:۔

''وقف جدید میں شامل ہونے والے لوگ کم از کم ایک ہزار ہونے چاہئیں۔ اگر دس ہزار ہوں تو اور بھی بہت اچھا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے زمیندار اپنی آمدنیں بڑھائیں تو وقف جدید کے چندے بھی بڑھ جائیں گے اور وہ مزید آدمی رکھ سکیں گے''۔

(الفضل 3، اپریل 1959ء)

کس قسم کے معلمین کی ضرورت ہے؟

تحریک وقف جدید کے اجراء سے قبل 9 جولائی 1957ء کو حضرت مصلح موعود نے اس نئے وقف کے لئے جس قسم کے واقفین کی ضرورت ہے، کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ حضرت خواجہ معین الدینؒ صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ (۔) تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدائتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدینؒ صاحب سہروردی اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا۔ جتنا مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔

(الفضل یکم اگست 1957ء خطبہ عید الاضحیٰ 9 جولائی 1957ء)

ایک معلم میں جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے ان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''پس ایک تو آج وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بس میں نے آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی۔ لوگ خاموش ہو گئے اور سو گئے بلکہ سال نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آ رہا ہے مختلف زاویوں سے اور پہلوؤں سے نئی ذمہ داریوں اور نئی قربانیوں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لاسکیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری وقف جدید کی ہے اس ذمہ داری کو اپنے سامنے رکھیں۔ جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں دیں اور مخلص واقف دیں خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے مسیح موعود پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور آپ کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو ایک احمدی کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہونی چاہئے کہ تمام احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں۔ جس مقام تک حضرت مسیح موعود لے جانا چاہتے تھے۔ اس تڑپ والے واقفین ہمیں وقف جدید میں چاہئیں''۔

(الفضل مورخہ 4 جنوری 1967ء)

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر فرمایا:۔

''مال کے علاوہ ایک بڑی ضرورت معلمین کی ہے۔ ایسے معلم جو واقعہ میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی ایسی جگہ ان کا ٹھکانہ نہیں چلو وقف جدید میں جا کر معلم بن جائیں۔ سمجھدار دعا کرنے والے خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والے، حضرت مسیح موعود نے جو تفسیر القرآن بیان کی ہے۔ اس سے دلی لگاؤ رکھنے والے اسے پڑھنے والے اسے یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں۔ اس کے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے''

(الفضل 10 نومبر 1967ء)

کراچی سے پشاور تک

''پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشدواصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشدواصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا۔ اور پھر وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑے تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔ اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر ہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ انہیں پڑھائیں بھی اور رشدواصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔ بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو جائے''۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب

محترم مرزا محمد ادریس صاحب

محترم مرزا محمد ادریس صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان سے جامعۃ المبشرین ربوہ تک خاکسار کے کلاس فیلو رہے ہم نے مولوی فاضل اکٹھے کیا اور پھر فرقان فورس میں بھی اکٹھے رہے۔

آپ زمانہ طالب علمی میں ایک ذہین، خاموش طبع اور ٹھنڈے مزاج کے طالب علم تھے آپ کے بارہ میں اکثر تاثر یہی تھا کہ آپ پڑھائی میں زیادہ دلجمعی سے کام نہیں لیتے لیکن جب امتحان ہوتا تو آپ اچھے نمبروں پر پاس ہو جاتے جو آپ کی ذہانت پر دلالت کرتا تھا۔

آپ بہت ہی ملنسار اور دوستی نبھانے والے انسان تھے اور خاکسار کے ساتھ آپ کے تعلقات بھی نہ صرف دوستانہ بلکہ بھائیوں جیسے تھے جامعۃ المبشرین پاس کرنے کے بعد آپ کا تقرر بھی بیرون ملک ہوا اور آپ نے خدمات کا آغاز جنوری 1953ء میں بورنیو سے کیا جہاں آپ کو بطور مربی بھجوایا گیا وہاں سے واپسی پر آپ کو مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا بھجوایا گیا اور پھر ایک لمبے عرصہ تک آپ کو انڈونیشیا میں خدمات سلسلہ کی توفیق ملی ان سب ممالک میں آپ نے نہایت ہی محنت، اخلاص اور لگن کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام کو سرانجام دینے کی کوشش کی۔ اور سینکڑوں سعید روحوں کو آپ کے ذریعہ ہدایت نصیب ہوئی۔

بعض اوقات بیرون پاکستان سے واپسی پر ہم ربوہ میں اکٹھے ہو جاتے تو آپس میں اخوت ومحبت کی یادیں تازہ ہو جاتیں اور زمانہ طالب علمی کے واقعات نگاہوں کے سامنے آ جاتے۔ آپ کا تعلق چمن سے تھا جہاں آپ کے والد صاحب کام کرتے تھے جب آپ موسمی تعطیلات کے بعد واپس قادیان آتے تو وہاں سے انگور لاتے جو دوستوں اور احباب میں تحفۃً پیش کرتے غرضیکہ آپ ایک نہایت ہی مرنجان مرنج، دعا گو اور خدمت سلسلہ میں ہر وقت مصروف رہنے والے مربی تھے۔

بیرون پاکستان سے مستقل واپسی پر آپ نے مختلف جماعتی ادارہ جات میں خدمات سرانجام دینے کی

باقی صفحہ 6 پر

لعل تابان
نمبر 26

مرتبہ: فخر الحق شمس

ہر زمانہ کا محسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عید الاضحی کی نماز پڑھائی - پھر ایک مینڈھا ذبح کیا - اور یہ دعا کی -
اے اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما -

(جامع ترمذی - کتاب الاضاحی)

مخرمہ راضی ہوگیا

حضرت مخرمہؓ حضورؐ کے ایک نابینا صحابیؓ تھے - حضورؐ کو ان سے ایک خاص نوعیت کا تعلق تھا - مخرمہؓ بڑے مان سے حضورؐ سے اپنے ناز اٹھواتے تھے اور حضورؐ بڑے پیار سے ان کے ناز اٹھاتے تھے -

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے کچھ قبائیں یعنی جبے صحابہؓ میں تقسیم کیں لیکن ان کے والد مخرمہ کے لئے کچھ نہ دیا - مخرمہ نے کہا کہ بیٹے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو - وہ کہتے ہیں کہ میں مخرمہ کو ساتھ لے گیا - حضورؐ کے گھر پہنچے تو میرے باپ نے مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور حضورؐ کو بلاؤ اور عرض کرو کہ میں ملنے آیا ہوں - مسور کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو اپنے والد مخرمہ کی خاطر باہر بلایا - حضورؐ ان کے پاس آئے - حضورؐ نے جو جبے تقسیم کئے تھے ان میں سے ایک پہن رکھا تھا - حضورؐ نے وہ جبہ اتار مخرمہ کو دے دیا اور فرمایا ہم نے یہ جبہ تیرے لئے بچا رکھا تھا - پھر مخرمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اب تو مخرمہ راضی ہوگیا نا -

(بخاری کتاب الھبہ باب کیف یقبض الھبۃ)

دعا میں درد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں -

○ "اصول دعا میں یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی جو دعا کے واسطے ضروری ہے ...... ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا اور اس جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دعا کی - اور عرض کی اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا"

(ملفوظات جلد نہم ص 49)

درویشی

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب والد محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایک مشہور اور کامیاب وکیل تھے مگر آپ نے انتہائی کامیاب پریکٹس چھوڑ کر زندگی وقف کر دی اور پھر ساری عمر درویشی کے ساتھ گزار دی -

(رفقائے احمد جلد 11 ص 156)

وفا اور استقامت

حضرت مسیح موعود کی زبان مبارک سے ایک نہایت درجہ دلچسپ اور سبق آموز واقعہ :-

"لکھا ہے - کہ ایک (شخص) پر کچھ مصیبت کے دن آئے - بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا - یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں - جب وہ روٹیاں لے کر نکلا - تو اس کے گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہولیا - اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شائد ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے - ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی - اور آگے چل دیا - کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر پیچھے پیچھے ہولیا - تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے - کہ میں جو اس گھر کا رہنے والا ہوں - میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے - اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دے دی - مگر کتا اس کو بھی کھا کر اس کے پیچھے پیچھے ہولیا - پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا - تو اسے خیال گزرا کہ شائد تین حصے اس کے ہوں - اور ایک حصہ میرا ہو - اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈال دی - مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی واپس نہ گیا - تب اسے کتے پر غصہ آیا اور کہا - تو بڑا بدذات ہے - مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تھا - مگر ان میں سے تین کھا کر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا - خدا تعالیٰ نے اس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دے دی - تب کتے نے جواب دیا کہ میں بدذات نہیں ہوں - میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں - مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا - بدذات تو تُو ہے - جو دو فاقے ہی اٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آ گیا - تب وہ (شخص) یہ جواب سن کر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا - ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تھی - خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے - مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی - ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا - کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں - چنانچہ انہوں نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا - تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی - اور وہ کھانا اسی طرح صحیح و سالم موجود تھا - یہ حیوانوں کی وفا اور استقامت کا حال ہے - اگر ارزل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے -"

(ذکر حبیب ص 151-152 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب مطبوعہ قادیان)

شفقت علی خلق اللہ

میاں غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں

ماہ دسمبر کی شدید سردیوں کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نماز فجر سے فارغ ہو کر گھر جانے کے لئے بیت الذکر کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے - آپ کے پیچھے پیچھے میں بھی آرہا تھا - سیڑھیوں کے وسط میں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ بائیں طرف دیوار سے لگا ہوا ایک مسافر کھڑا ہے - جب حضرت مولوی صاحب اس کے پاس سے گزرے - تو وہ کہنے لگا - میں ایک غریب مسافر ہوں - میرے پاس تن ڈھانکنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں مجھ پر اللہ رحم کریں -

حضرت مولوی صاحب اس وقت اٹلی کا ایک بالکل نیا کمبل اوڑھے ہوئے تھے - آپ نے فوراً وہ کمبل اتار کر اسے دے دیا اور خود اسی حالت میں اپنے گھر تشریف لے گئے -

(سیرۃ شیر علی صفحہ نمبر 278)

داخلہ کی اجازت

حضرت مولوی الیاس خان صاحب کی بیٹی جمیلہ بیگم دینی معاملات میں بہت نڈر اور مستحکم تھیں - ان کا معمول تھا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے خاوند محمد ہاشم خان سے پوچھتیں - کیا تم نے تنخواہ لی ہے؟ کیا تم نے چندہ ادا کیا ہے؟ جب ہاں میں جواب ملتا تو پھر تسلی ہوتی - مکرم میر حمید اللہ صاحب مرحوم برج انسپکٹر ریلویز نے ایک واقعہ بتایا کہ ایک دن سردیوں کی رات کو بہت دیر سے محمد ہاشم خان دو تین میل کا فاصلہ طے کر کے ریلوے ڈاک بنگلہ جو ایک پہاڑی پر تھا سبی بلوچستان میں میرے پاس آئے - میں نے اتنی دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی تو محمد ہاشم خان نے بتلایا کہ یہ لیں چندہ اور مجھے رسید دیں - بغیر رسید کے مجھے گھر میں جانے کی اجازت نہیں ہے - واقعہ اس طرح سے ہے کہ محمد ہاشم نے تنخواہ لی اور شام کو سیدھے گھر چلے آئے - تو جمیلہ بیگم نے پوچھا کیا تم نے چندہ داخل کر دیا ہے؟ تو اس نے کہا خیر ہے - کل ادا کر دوں گا - اب دیر ہوگئی ہے - میر صاحب دور ہیں - جمیلہ نے کہا کہ آپ ابھی جائیں اور چندہ ادا کر کے آئیں - اس وقت تک میں کھانا تیار کر لوں گی - ہاشم خان نے چندہ ادا کیا تو گھر جانے کی اجازت ملی -

(حیات الیاس ص 77)

مقدس بشارتیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اسی طرح پر ہے جس طرح سمندر قطروں سے پر ہوتا ہے -

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان قادیان جنوری 1913ء ص 39)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں میں نے رویا میں دیکھا کہ ہم جماعت احمدیہ کے کثیر التعداد لوگ قادیان کی (بیت) اقصیٰ میں جمع ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول درس دینے کے بعد (بیت) اقصیٰ کے پرانے حصے سے باہر آکر کھڑے ہوگئے ہیں - حضور کا قد اس وقت غیر معمولی اونچا معلوم ہوتا ہے - پاس ہی کابل کا ایک پٹھان کھڑا ہے - اس کا قد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی بڑا معلوم ہوتا ہے - وہ کان سے کسی قدر بہرا ہے اور حضرت اس کو اپنی بات سنانا چاہتے ہیں - لیکن وہ نیچے جھک کر اور قریب ہو کر بات سننا نہیں چاہتا - اسی اثناء میں حضرت صاحب نے ایک جست کی - اور آپ کا قد اس پٹھان سے بھی ایک ہاتھ کے برابر اونچا ہوگیا - پھر آپ نے نیچے جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا - جس پر اس نے چاندی کا ایک خالص روپیہ آپ کی خدمت میں نذر کیا - اس کی تعبیر مجھے یہ معلوم ہوئی - کہ کابل کی سرزمین میں یک لخت احمدیت پھیلے گی - اور سلسلہ کا رسوخ حکومت وقت سے بھی بڑھ جائے گا" - (واللہ اعلم بالصواب)

(حیات قدسی جلد 4 ص 28)

پھر فرماتے ہیں :-

"ہمارا سلسلہ حقہ گو انہیں آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اس کے سائے نیچے بسیرا کریں گے - اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں 1909ء میں میرٹھ گیا تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ سترھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں - لیکن ایک دوسرے وقت میں دکھایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کابل کی سلطنت احمدی سلطنت ہونے والی ہے - یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں" -

(بدر قادیان 30 جنوری 1913ء ص 16)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

ایک الزامی جواب

تین دسمبر 2001ء کے امریکی جریدہ Time میں لکھا ہے۔

.....nowhere in the Muslim world are women treated as equals.

یہ اعتراض دہراتے چلے جانے والے مختلف اقوام اور مذاہب اور نظریات سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعتی لٹریچر میں علمی اور تحقیقی رنگ میں اس اعتراض کا شافی جواب آ چکا ہے۔ اس مختصر نوٹ میں ایسے معترضین کو الزامی جواب دینا مقصود ہے۔

(1) پرانے عہدنامہ میں سات اقوام کی عورتوں اور بچوں کو ان اقوام کو مغلوب کر کے قتل کرنے اور نابود کرنے کا حکم ہے (استثناء باب 20,7) عورتوں سے غیر انسانی سلوک کے لئے پرانے عہد نامہ کی کتاب ''قضاۃ'' کا آخری باب پڑھنا ہی کافی ہے۔ گنتی باب 27 میں حکم ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں بیٹی اپنے باپ کی وارث نہیں ہو سکتی۔

(2) نئے عہد نامہ کے مطابق یسوع ناصری کے بارہ کے بارہ حواری مرد تھے کسی عورت کو حواری نہیں بنایا گیا۔ نئے عہدنامے میں لکھا ہے:۔

اے بیویو اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ نور بدن کا بچانے والا ہے لیکن جیسے کلیسیاء مسیح کا تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں۔

(افسیوں باب 5 آیات 22-25)

کیتھلک چرچ کی دو ہزار سالہ تاریخ میں ایک عورت کو بھی پوپ کے عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا۔

(3) چوتھے وید اتھروید میں عورت کو شراب اور جوا کے ساتھ دنیا کی تین بدترین چیزوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ انگریزی حکومت کو کتنا برا کہو اس کا اس برصغیر پر احسان ہے کہ اس نے ستی کی رسم بند کر کے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں سے ہزارہا عورتوں کو بچایا اورنگزیب عالمگیر نے صرف کشمیر میں جہاں مسلم آبادی 99 فی صد تھی ستی کی رسم کو بند کرنے کا اعلان کیا تو آج تک اس بادشاہ کو معاف نہیں کیا گیا۔

(4) کمیونسٹ روس میں جو مذہب کا شدید مخالف تھا لینن سے لے کر گورباچوف تک ایک خاتون بھی سربراہ مملکت نہیں بن سکی۔

(5) امریکہ کی دو سو سالہ جمہوریت میں صدر واشنگٹن سے لے کر صدر بش تک ایک عورت بھی امریکہ کی صدر یا نائب صدر نہیں بن سکی۔

امید ہے کہ رسالہ ٹائم کے ایڈیٹران دوسرے ممالک اور اقوام میں خواتین سے ''حسن سلوک'' سے اپنے جریدہ کے صفحات کو مزین کریں گے۔

شعبہ تعلیم میں کمپیوٹر کا استعمال

اس شعبہ میں اساتذہ اور طلبہ کو کمپیوٹرز نے ایسے سامان میسر کئے ہیں کہ کسی بھی مضمون سے متعلقہ ایک ہی سکرین پر مواد' تصاویر اور عملی مشقوں کی فلم مہیا ہے۔ تعلیم کے میدان میں کمپیوٹرز کے استعمال سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ علوم کا سمندر آپ کی میز پر موجود ہے۔ کسی بھی موضوع سے متعلق جو علم پہلے چند لوگوں تک محدود تھا اب چند بٹن دبا کر آپ انٹرنیٹ سے لے سکتے ہیں۔ کوئی طالب علم اگر کسی خاص چیز پر تحقیق کر رہا ہے تو وہ اپنی میز پر بیٹھا ہوا کمپیوٹر کے استعمال سے پوری دنیا کے ماہرین کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح چھوٹی عمر کے بچے کو ابتدائی چیزیں سکھانے کے لئے دنیا کے قابل ترین ماہرین کے تیار کردہ اسباق کمپیوٹر ڈسک پر مہیا ہیں۔ نیز ہر علم پر مبنی ایسے کمپیوٹر پروگرام اور انسائیکلوپیڈیاز موجود ہیں جن کے ذریعہ آپ آسانی سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے پہلے علوم سیکھنے کے لئے آپ کو جو سالوں کا وقت درکار تھا وہی آج کمپیوٹر کی مدد سے گھنٹوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

چھوٹی سی بیت الذکر وہاں تعمیر کر لی...... مگر پانی کی بہت دقت تھی۔ چشمہ بہت دور تھا بیت الذکر کے ساتھ سڑک کے نیچے دریائے پونچھ بہتا ہے مگر بہت نیچے ہے اور دریا کا پانی بیت الذکر کے لئے لینا ناممکن ہے۔ اس لئے بہت ہی زیادہ دقت تھی...... مگر ایک دن شدید بارش ہوئی۔ پہاڑی علاقہ ہے پہاڑی نالے پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو بھی ادھر سے ادھر اٹھا کر پھینک دیتے ہیں پہاڑ سے جب بارش کا پانی نیچے گرتا ہے تو بہت طاقتور ہوتا ہے۔ اس بارش میں ایسا ہوا کہ بیت الذکر کے ساتھ ایک چھوٹا سا نالہ پہاڑی کے پانی کو بیت الذکر سے دریائے پونچھ میں گراتا تھا اس نالے میں ایک پتھر اوپر سے لڑھک کر آ گیا اور بیت الذکر کے ساتھ آ کر زور کے ساتھ ایک پتھر پر لگا جو نالے کے بائیں سمت تھا۔ یہ پتھر اس قدر زور سے لگا کہ وہ پتھر کی چٹان ٹوٹ گئی اور اس کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی اس کے اندر سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ پھر کیا تھا پانی کا مسئلہ حل ہو گیا اور اب چشمہ کے پانی سے بیت الذکر کی ساری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جو اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے والے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی روحانی عظمت کا بہت بڑا نشان ہے۔

بقیہ صفحہ 4

توفیق پائی۔

جون 1990ء میں آپ کو مستقل طور پر سروس سے جب فارغ کیا گیا تو آپ اپنے بیٹوں کے پاس مع اہلیہ محترمہ امریکہ تشریف لے گئے اس طرح آپ نے 38 سال تک خدمت سلسلہ کی توفیق پائی آپ امسال جولائی میں کینیڈا میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے وہاں اپنی بیٹی کے ہاں آپ کا قیام تھا وہیں آپ کو دل کا عارضہ ہوا اور آپ یکم اگست کو وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ آپ کے چھوٹے بیٹے عزیزم انس احمد 8 اگست کو ربوہ لائے اور 9 اگست کو آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33730 میں محمد زاہد الرحمٰن ولد مکرم غفور الدین احمد پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 20 ڈیسمل واقع .... مالیتی TK 40000/-۔ 2۔ مکان برقبہ اڑھائی ڈیسمل مالیتی TK 7500/-۔ 3۔ زمین برقبہ 0-05 ڈیسمل واقع Saver مالیتی TK 50000/-۔ 4۔ زمین برقبہ 0-04 ڈیسمل واقع Satarkul مالیتی TK 10000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ 11000/- ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زاہد الرحمٰن محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 اے کے رضا الکریم محمد پورہ ڈھاکہ گواہ شد نمبر 2 محمد شہاب الدین محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

مسل نمبر 33731 میں محمد عبدالرزاق ولد مکرم محمد عرب علی غازی پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1964ء ساکن کمال الدین لین قادر خان روڈ کھلنا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے 1- JL no 3,- Plot No c3 . 4602 d 4603 (Pont) Mouza- Bania Khamar , Distt , Khulan with Two Storied Bulding and one Tin shed hous (AREA) 0-0825 Value Tk-1300000 2- Jl No34 cs-156 Mouzkrishnan Ujore, Betieghata Distt AREA 0.066 AREA paddy land Value Tk 22000.00- 3- Invested at Govt Security - Profirakha Sanchayapotra value Tk-38000000/- 4- Invested in a Businees Tk-50.000.00/- اس وقت مجھے مبلغ Tk 12800/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبدالرزاق 2۔ کمال الدین لین قادر خان روڈ کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 Ud Insan Ali احمدیہ جماعت دار الفضل کھلنا Niralaria گواہ شد نمبر 2 ایم ڈی ناصر الدین احمدیہ جماعت دار الفضل Niralaria کھلنا 9100

مسل نمبر 33732 میں Anjumanara Razzaque زوجہ مکرم محمد عبدالرزاق صاحب پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2۔ کمال الدین لین کھلنا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم سید سلطان عباس رضا صاحب ابن محترم پیر سید خلیل احمد صاحب گولیکی ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزہ طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت محترم سید لطیف حسین شاہ صاحب اسلام آباد بعوض مہر بارہ ہزار روپے مورخہ 2 نومبر 2001ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔ مکرم سید سلطان عباس رضا صاحب محترم سید سلطان عالم صاحب آف قادیان (قربان راہ مولا) کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ طیبہ بشریٰ صاحبہ سید باغ علی شاہ صاحب آف معین الدین پور ضلع گجرات کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کی اہلیہ محترمہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے شوگر و دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب نگران وقف نو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی حبۃ النعیم دختر مکرم مرزا نعیم احمد صاحب مورخہ 4 دسمبر 2001ء کو چلڈرن ہسپتال میں وفات پا گئی ہیں۔ بچی کی عمر 3 سال تھی بچی کا جنازہ مکرم یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت التوحید حلقہ وحدت کالونی کی گراؤنڈ میں پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم فخر الحق شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے بچی کی مغفرت اور والدین کو نعم البدل کے عطا ہونے اور صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

میں معلوم ہوئی۔ اسی وقت میں نے اپنے ساتھیوں کو لکھوا دیا کہ ربوہ پہنچ کر یاد کروانا تا کہ ہم بھی اپنے گھروں کے لئے ایسا ہی نظام جاری کریں کہ غریب ہو یا امیر ہو وہ کچھ نہ کچھ سجاوٹ پیدا کرے اور گھر کو خوبصورت بنائے۔ اس سلسلہ میں میں آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کو دعوت دیتا ہوں اور ساتھ ہی مجھے ایک اور خیال آیا کہ ایک اور ذمہ داری بھی ان کے سپرد کر دیتے ہیں۔ جب غرباء کے گھروں کی طرف توجہ ہے تو اس کا نقشہ بھی تو بننا چاہئے۔ بیچارے غریبوں کے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں ہوتے کہ وہ کسی کو کچھ دے کر اس سے نقشہ بنوا لیں۔ نقشے بھی ایسے تجویز کئے جائیں جو مناسب حال ہوں اور اس میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خوب استعمال کریں اور ایسے نقشے تجویز کریں جو دلکش بھی ہوں اور ہمارے ملک کے موسموں کو پیش نظر رکھ کر اچھے بھی ہوں اور نئی ایجادات کی روشنی میں ایسی تجاویز اس میں شامل کی جائیں کہ جو غریبانہ دسترس کے اندر ہوں۔ پھر ہم ہر ایک کے بنائے ہوئے نقشہ کا مقابلہ کریں گے۔ جس آرکیٹیکٹ کا نقشہ سب سے اچھا ہوگا اس کو میں ایک خاص انعام دوں گا۔

پس انجینئرز ایسوسی ایشن کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ ربوہ میں بنایا جانے والا گھر کیسا ہونا چاہئے اس کا نقشہ پیش کریں اور اس کی سجاوٹ میں ارد گرد درختوں اور سبزہ کی جو رونق ہوتی ہے اس کو بھی ملحوظ رکھیں' اور ہمارے پانی کے حالات کو بھی ملحوظ رکھیں۔ یہ بھی دیکھیں کہ سبزہ پیدا کرنا ہے غریبانہ سبزہ ہی سہی جنتر سے ہو جاتا ہے تو جنتر کو شامل کریں۔ غرض چھ ماہ میں ایک غریبانہ گھر کا نقشہ تیار کر دیں۔ جہاں تک صفائی اور سجاوٹ کا تعلق ہے.......... گھروں کی صفائی کریں اور ان کو سجائیں تا کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے کہ ربوہ ایک غریب دلہن کی طرح رنگ اختیار کرے اس طرح سج جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(روزنامہ الفضل 27 دسمبر 1982ء)

بقیہ صفحہ 6

میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- Jl No. 701 plot No. 864, Mouza Harinagor Distt- Satkhirea (AREA) 66 paddy land. Value Tk.4000000- 2- Jl No. 701, plot No. 865, mouza Harinagor Distt. Satkhirea AREA. 66 Paddy land Value Tk. 4000- 3- زیورات نکلس وزنی...... مالیتی TK 10000- 4- اور حق مہر بذمہ خاوند محترم Tk. 2500- اس وقت مجھے مبلغ 12000/- ٹکہ ماہوار بصورت خور و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Anjumanara کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 MD Razzaque کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایم ڈی Insan Ali ناصر الدین کھلنا بنگلہ دیش

ایک احمدی بچے کا اعزاز

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب تحریر فرماتے ہیں میرے پوتے اور ڈاکٹر اطہر ندیم میاں کے صاحبزادے عزیزم قاسم نوید میاں کو حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے اعزاز سے نوازا۔ تیسری جماعت کا یہ طالب علم شمالی امریکہ کے نیشنل ٹسٹ' جس میں کینیڈا کے تعلیمی اداروں کے علاوہ امریکہ کے بھی بعض ادارے شمولیت کرتے ہیں۔ میں شامل ہوا اس ٹسٹ میں شامل ہونے والے طالب علموں کا ملک کے ذہین ترین طلباء سے مقابلہ ہوتا ہے۔ امتحان میں سوالات کورس کے معیار سے کہیں بڑھ کر ہوتے ہیں۔ مگر الحمد للہ عزیزم قاسم اس مشکل نیشنل ٹسٹ میں سو میں سے 105 نمبر لے کر (یعنی بونس کا سوال بھی صحیح حل کر کے) اول قرار دیا گیا۔ انعام پایا۔ سکالرشپ حاصل کیا اور اخبارات میں خصوصی ذکر ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل' حضور کی دعاؤں' والدین کی توجہ اور عزیز کی محنت کا نتیجہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے ایم بی اے (ایگزیکیوٹو) ایوننگ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 نومبر 2001ء مزید معلومات کے لئے ڈان 10 دسمبر 2001ء

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا سعید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ جوہر ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ در شہوار زوجہ گروپ کیپٹن ریٹائرڈ رشید چوہدری صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور مورخہ 30 نومبر 2001ء بروز جمعہ انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعد نماز جمعہ ادا کی گئی بعد ازاں ان کی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں کی گئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

بقیہ صفحہ 2

نیکیاں آسان ہو گئی ہیں پہنچ گئی ہیں ہاتھ بڑھاؤ تو نیکی ہاتھ آ سکتی ہیں ایسے وقت میں ہمیں نیکیاں عطا کر دے اور ایسی عطا کر کہ پھر آ کر جانے کا نام نہ لیں ایک دفعہ آئے تو ہماری ہو کر رہ جائے۔ اس پہلو سے نمازوں کو قائم کریں اور نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں کیونکہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دوری ہے۔ مذہبی قوم کہلاتی ہو اور عبادت سے عاری ہو جائے تو کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا اور وہ قومیں جو عبادت پر قائم ہوں اور اس کے مزاج سے عاری ہوں اس کے عرفان سے خالی ہوں ان کی زندگی بھی ویران رہتی ہے ان کو کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو میں جس عبادت کی طرف بلا رہا ہوں وہ وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عبادت تھی جس سے سینے ہی آباد نہیں ہوتے بلکہ اس کے گرد و پیش روشن ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ بن جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے۔

(......نورهم يسعى بين ايديهم ......)

کہ ان کا نور ان کے سینوں سے باہر آ کر ان کے آگے چلتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ پس وہ تو سچی اور گہری عبادت سے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس زمانے ہی کے ذکر میں فرمایا کہ

"مساجد هم عامرة وهي خراب من الهدى"

ایسی مساجد بھی ہوں گی اس زمانے میں' جو بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی اور ویران۔ پس اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا' آپ کے گرد و پیش کو روشن کرے گا' آپ کو ترقی کے نئے رستے دکھائے گا۔ آپ کے آگے آگے چلے گا اور اس کے فیض سے پھر آپ دنیا کو بھی حقیقی عبادت کا ذوق عطا کرنے کی اہلیت حاصل کر لیں گے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 نومبر 2001ء)

خبریں

ربوہ: 12 دسمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 اور زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 13- دسمبر غروب آفتاب: 5-09
☆ جمعہ 14- دسمبر طلوع فجر: 5-33
☆ جمعہ 14- دسمبر طلوع آفتاب: 6.58

ہمارا کوئی فوجی افغانستان میں ہے تو پیش کیا جائے

پاکستان نے شمالی اتحاد کے وزیر داخلہ یونس قانونی کے ان الزامات کو قطعی طور پر مسترد کر دیا ہے کہ پاکستانی فوج کی کوئی بریگیڈ افغانستان میں لڑ رہی ہے- ایسے الزامات کے پیچھے بھارتی ہاتھ ہے جو اپنے ہر مسئلے کا ملبہ پاکستان پر ڈال دیتا ہے پاکستان نئی افغان عبوری انتظامیہ سے اچھے تعلقات کا خواہاں ہے کسی طالبان رہنما نے پاکستان میں سیاسی پناہ کی درخواست نہیں دی ان خیالات کا اظہار دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل راشد قریشی نے دفتر خارجہ میں پریس بریفنگ میں کیا- راشد قریشی نے کہا کہ ماضی میں بھی ایسے الزامات عائد کئے جاتے رہے ہیں کہ پاکستان کی فوج کبھی افغانستان میں نہیں لڑتی- یہ الزام غلط ہے بھارتی اور امریکی ذرائع ابلاغ اس حوالے سے بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں- جب افغانستان کے خلاف جنگی کارروائی شروع ہوئی تو کسی نے بھی پاکستانی بریگیڈ کو نہیں دیکھا- پھر بھارت نے الزام لگایا کہ فوجی ٹرانسپورٹ طیارہ پاکستانی فوجیوں کو لے کر آیا ہے بعد میں ہیلی کاپٹر قندھار بھیجنے کی بات کر دی- ایسے الزامات کو عالمی میڈیا اچھالتا ہے- ترجمان نے کہا کہ ہم یونس قانونی کے الزامات کو مسترد کرتے ہیں- ہم نئی افغان عبوری انتظامیہ سے اس کے اقتدار سنبھالنے پر بھی رابطہ کریں گے- انہوں نے کہا ہم نے بار بار کہا ہے کہ اگر کوئی پاکستانی فوجی افغانستان میں ہے تو اسے پیش کیا جائے چاہے وہ قیدی ہی کیوں نہ ہو- انہوں نے کہا پاکستان نئی افغان انتظامیہ سے اچھے تعلقات کا خواہاں ہے- افغانستان کے لوگ وہ قربانیاں جانتے ہیں جو پاکستان نے ان کے لئے دی ہیں- ہم کثیر ملکی فوج کی افغانستان میں تعیناتی کے حق میں ہیں ہم کابل کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے کے بھی حق میں ہیں-

اسامہ کے آخری ٹھکانے پر بھی قبضہ

طالبان مخالف مشرقی شوریٰ کے فوجیوں نے تورا بورا میں اسامہ بن لادن کے آخری ٹھکانے میلووا پر بھی قبضہ کر لیا ہے- افغان اسلامک پریس کے مطابق میلووا پر قبائلی شوریٰ کے سربراہ کی فوجوں نے قبضہ کیا ہے- اس کے علاوہ مشرقی شوریٰ کے کمانڈر حاجی محمد زمان نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے وفادار مجاہدین آٹھ روز کی شدید بمباری اور گولہ باری کے بعد ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہو گئے ہیں- اس بارے میں ریڈیو پیغامات کے ذریعے مذاکرات میں ڈیل طے پا گئی- حاجی زمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ یہ معاہدہ تورا بورا کے پہاڑوں پر کئی گھنٹے کی شدید جنگ کے بعد عمل میں آیا ہے انہوں نے کہا کہ ان مجاہدین نے کہہ دیا ہے کہ ہم اب مزید لڑنا نہیں چاہتے اور وہ ہتھیار ڈال رہے ہیں- زیادہ تر مجاہدین نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ جلد پہاڑوں سے اتر آئیں گے- حاجی زمان نے اس ڈیل کے بعد وہاں سیز فائر کا اعلان کیا اور مطالبہ کیا کہ القاعدہ تورا بورا اور میلووا کو بھی چھوڑ دے-

پاکستان سے مذاکرات بحال کرنے کے لئے ماحول سازگار نہیں

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے دوبارہ آغاز کے لئے ماحول اب بھی سازگار نہیں ہے- جاپان کے پانچ روزہ دورہ کے بعد وطن واپسی پر صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے واجپائی نے پاکستان سے کہا کہ وہ آئندہ برس مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے ریاستی اسمبلی کے انتخابات کے انعقاد کی راہ میں کوئی رکاوٹ ڈالنے سے باز رہے-

فلسطینی سیکیورٹی ہیڈ کوارٹر تباہ

اسرائیل کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے غزہ اور الخلیل میں تازہ حملوں کے دوران ایک فلسطینی ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا- اسرائیلی میزائلوں اور بمباری سے 7 فلسطینی زخمی ہو گئے- اس کے علاوہ اسرائیلی فوجیوں نے تلکرم کے قریب دو کار سوار فلسطینیوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا-

ہڑتالی ٹیچرز کا جائزہ ٹیسٹ دوبارہ ہوگا

محکمہ تعلیم پنجاب نے پہلے تین مرحلوں کے جائزہ ٹیسٹ میں شرکت نہ کر سکنے والے اساتذہ کا 13 جنوری 2002ء سے دوبارہ ٹیسٹ لینے اور ٹیسٹ نہ دینے والے اساتذہ کو نوکریوں سے فارغ کرنے کا اعلان کیا ہے- ڈی پی آئی ایلیمنٹری ایجوکیشن پاکستان کے جاری کردہ مراسلہ کے مطابق ان اساتذہ کا جو پہلے کسی وجہ سے جائزہ ٹیسٹ نہیں دے سکے تھے- دوبارہ ٹیسٹ لینے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے-

اسلامی کانفرنس کی امریکہ، روس اور یورپ سے اپیل

او آئی سی نے فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی فوجی جارحیت اور تشدد کی مذمت کرتے ہوئے امریکہ، یورپی یونین اور اقوام متحدہ سمیت عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل میں فلسطینیوں کے خلاف حملے بند کرانے اور قیام امن کا عمل دوبارہ شروع کرانے میں مدد فراہم کرے- یہ بھی کہا گیا ہے کہ آزاد فلسطینی ریاست قائم کئے بغیر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا- عالمی برادری کو اسرائیلی تشدد اور جارحیت سے آگاہ کرنے کے لئے او آئی سی کے وزرائے خارجہ نے خصوصی پینل قائم کر دیا ہے-

افغان پالیسی بنانے والے آئی ایس آئی افسران نہیں مانگے

دہشت گردی کے خلاف قائم عالمی اتحاد نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان سے افغان پالیسی بنانے والے آئی ایس آئی کے افسران کو نہیں مانگا- یہ صرف مفروضہ ہے- افغانستان میں اتحادیوں کے ہاتھ ایسا مواد لگا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار تیار کئے جا سکتے ہیں-

ایک اور دو روپے کے کرنسی نوٹ کی بندش

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے تمام بنکوں کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ 31 دسمبر کے بعد ایک اور دو روپے کے کرنسی نوٹوں کا لین دین بند کر دیں- تمام بنکوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ 31 دسمبر تک چھوٹے نوٹ جمع کریں-

جنگ کا دوسرا راؤنڈ- صومالیہ پر حملے کی تیاری

امریکی صدر بش کی جانب سے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم کا دائرہ دیگر ممالک کی طرف بڑھانے کے منصوبے پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے- امریکی فوجیں خفیہ طور پر صومالیہ کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے موگا دیشو میں داخل ہو گئیں-

عمر اصغر خان کا استعفیٰ منظور

وفاقی وزیر برائے محنت، افرادی قوت، بلدیات، ماحولیات عمر اصغر خان نے وفاقی وزیر کی حیثیت سے استعفیٰ دے دیا ہے-

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

ربوہ میں یوم صفائی

مورخہ 14 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ بھر میں یوم صفائی منایا جائے گا تا کہ عید الفطر سے قبل ربوہ کو اجلا بنایا جا سکے- اس وقار عمل کا آغاز نماز فجر کے بعد کیا جائے گا اور یہ کم از کم دو گھنٹے جاری رہے گا- تمام خدام اور اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس وقار عمل میں بھرپور حصہ لیں اور اسے کامیاب بنائیں- اس وقار عمل کا کم از کم معیار اپنے گھر کے سامنے صفائی اور چھڑکاؤ کرنا ہوگا- نیز اجتماعی وقار عمل کے سلسلے میں اپنے منتظمین اور زعماء سے تعاون کی درخواست ہے- انصار بزرگان سے بھی درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں-

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پھولوں کی پنیریاں- سبزیوں کے بیج

گلشن احمد نرسری ربوہ میں انگریزی گلاب نئی ورائٹی، گل داؤدی، گیندا، ڈبل جعفری، اور ولایتی پھولوں کی پنیریاں اور سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں- نیز گھروں میں پودوں کی بہترین لینڈ سکیپنگ اور لان کو خوبصورت کروائیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری)

خالص شہد
چھوٹی مکھی -/240 روپے کلو
بڑی مکھی -/120 روپے کلو
یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

⇦ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپ کی اور آپ کے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں-
⇦ اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں ☆ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں ☆ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں-

یاد رکھیں
رشید برادرز
ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گول بازار ربوہ
☎ دکان 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین